اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / چودھواں اجلاس (ساتویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز جمعرات مورخہ 29 مئی 2025ء بمطابق یکم ذوالحجہ ۱۴۴۶ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	وقفہ سوالات۔	08
3	توجہ دلاؤ نوٹسز۔	08
4	رخصت کی درخواستیں۔	09
5	غیر سرکاری قراردادیں۔	09

جلد 14 ☆☆☆ شمارہ 07

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز جمعرات مورخہ 29 رمئی 2025ء بمطابق یکم رذوالحجہ ۱۴۴۶ھ ۔

بوقت سہ پہر 4 بجکر 15 منٹ پر زیرصدارت میڈم غزالہ گولہ بیگم، قائم مقام اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا ۔

میڈم قائم مقام اسپیکر: السلام علیکم ! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے ۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

لَآ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ ۙ قَدۡ تَّبَیَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَیِّ ۚ فَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ وَیُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ فَقَدِ
اسۡتَمۡسَکَ بِالۡعُرۡوَۃِ الۡوُثۡقٰی ٭ لَا انۡفِصَامَ لَہَا ؕ وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ
یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ۬ؕ وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَوۡلِیٰٓئُہُمُ الطَّاغُوۡتُ ۙ یُخۡرِجُوۡنَہُمۡ
مِّنَ النُّوۡرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۵۷﴾ ع

﴿ پارہ نمبر ۳ سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃِ آیات نمبر ۲۵۶ تا ۲۵۷ ﴾

ترجمہ: زبردستی نہیں دین کے معاملہ میں بیشک جدا ہو چکی ہے ہدایت گمراہی سے اب جو کوئی نہ مانے گمراہ کرنے والوں کو اور یقین لاوے اللہ پر تو اس نے پکڑ لیا حلقہ مضبوط جو ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے ۔ اللہ مددگار ہے ایمان والوں کا نکالتا ہے ان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف اور جو لوگ کافر ہوئے ان کے رفیق شیطان نکالتے ہیں ان کو روشنی سے اندھیروں کی طرف یہی لوگ ہیں دوزخ میں رہنے والے وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے ۔

صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡمِ ۔

☆☆☆

میڈم قائم مقام اسپیکر: جَزَاکَ اللّٰہ. اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

جناب زرک خان مندوخیل: میڈم اسپیکر! میں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے آغا شاہ زیب درانی اور بلیدی صاحب کو اس ہاؤس میں welcome کرتا ہوں۔

حاجی علی مدد جتک: میڈم اسپیکر! مَیں بھی شاہ زیب درانی اور بلیدی صاحب کو آج کے اس ایوان میں welcome کرتا ہوں۔

میڈم قائم مقام اسپیکر: جی ہم بھی اسمبلی کی طرف سے آپ دونوں کو welcome کہتے ہیں۔

میر یونس عزیز زہری (قائدحزب اختلاف): میڈم اسپیکر! میں اپوزیشن لیڈر کھڑا ہوں پہلے اگر مجھے بات کرنے دیتے پھر اُن کو تو زیادہ بہتر ہوتا۔

میڈم قائم مقام اسپیکر: جی زہری صاحب! آپ بات کریں۔

جناب قائدحزب اختلاف: ذرا رولز کو دیکھ لیں۔تو میں بھی اُن کو welcome کرنا چاہ رہا تھا بہر حال دوسری بات یہ ہے کہ ہم بھی اپنی اور اپنی اپوزیشن کی جانب سے شاہ زیب درانی صاحب کو اور ہمارے ایکس سینیٹر ڈاکٹر اسماعیل بلیدی صاحب، دونوں کو خوش آمدید کہتے ہیں۔میڈم اسپیکر! ایک دو چیزیں ہیں کہ لیویز کے بارے میں ہم نے اُس دن بھی بات کی تھی، اب بھی میں لیویز کے بارے میں تھوڑی سی بات کروں گا۔ یہ ایک ایکس ایم این اے ہے حاجی شاجہان گل آفریدی، اِنہوں نے ایک لیٹر لکھا ہے پرائم منسٹر آف پاکستان کو کہ جی بلوچستان میں لیویز کے بی ایریا کو ختم کر کے اے ایریا میں convert کیا جائے۔اور اِسی لیٹر کے reference سے پرائم منسٹر نے لکھا ہے چیف سیکرٹری بلوچستان کو اور اِس پر فوری طور پر عملدرآمد ہوا ہے اور بلوچستان میں لیویز کو ختم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے اور بہت ساری جگہوں پر ختم کیا گیا ہے۔ یہ دونوں لیٹرز ہیں یہ میں آپ کو بھیج دیتا ہوں آپ مہربانی کر کے اِن کو دیکھ لیں کہ فاٹا کا ایک بندہ وہاں سے اگر اُٹھ کے وہ لیٹر لکھتا ہے تو بلوچستان پر فاٹا والے کی بات کو اہمیت دی جاتی ہے کہ فاٹا کا ایک ایکس ایم این اے لکھتا ہے ،بلوچستان کی تقدیر کا فیصلہ فاٹا والے کر رہے ہیں اور اُن پر پرائم منسٹر لکھتا ہے چیف سیکرٹری کو کہ جی آپ لوگ اِس پر عملدرآمد کریں۔ یہ میں آپ کو دے رہا ہوں ۔ بلوچستان میں روز ہماری قراردادیں یہاں ہو رہی ہیں اِن کو پرائم منسٹر صاحب کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ ہمارے روڈز کا کام ہے جو کہ آج تک بند ہے کہ جی ہم نے پیٹرول کی مد میں پیسے کاٹ کے بلوچستان کے روڈز بنا رہے ہیں، وہ بھی نہیں ہو رہے ہیں۔ باقی چیزوں میں ہم نے یہاں کتنی قراردادیں منظور کر کے وفاق کو بھیجے ہیں اُن میں سے ایک پر بھی عملدرآمد نہیں ہوتا لیکن فاٹا والے نے ایک لیٹر لکھا ہے اور اُس پر عملدرآمد ہمارے

چیف سیکرٹری صاحب بہت جلدی میں تھے اور انہوں نے فوری طور پر اس میں لکھا ہے کہ جی پرائم منسٹر کا میسج آ گیا ہے اور یہ لیٹر آ گیا ہے اور اس پر عملدرآمد کیا جائے۔ میڈم اسپیکر! بلوچستان کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے یہاں کے بندوں کو یہاں کی اسمبلی کو اہمیت نہیں دی جاتی اور فاٹا کے ایک ایکس ایم این اے کے لیٹر پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ تو اِس پر میں یہی کہتا ہوں کہ مہربانی کر کے اِن چیزوں پر، سی ایم صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، آپ سے گزارش یہ ہے کہ آپ وارننگ دے دیں کم از کم بلوچستان کو اِتنا لاوارث نہ سمجھا جائے بلوچستان کے وارثوں کو موقع تو دے دیں کہ وہ اپنی کوئی بات کریں۔ فاٹا کے کسی ایکس ایم این اے کی بات پر عملدرآمد ہو رہا ہے اور ہماری باتوں پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوتا۔

میڈم قائم مقام اسپیکر: جی زہری صاحب! اِس کو ہم ریکارڈ پر لے آئے ہیں۔

جناب رحمت علی صالح بلوچ: میڈم اسپیکر!

میڈم قائم مقام اسپیکر: جی۔

جناب رحمت علی صالح بلوچ: دیکھیں! اِس صوبے میں دو چیزوں کو غلط interpret کیا جا رہا ہے۔ یہاں بدامنی اور insurgency دو الگ الگ چیزیں ہیں لیکن بدقسمتی سے جو ایک سابقہ ایم این اے نے فاٹا سے لکھ کر اپنا domain یہاں مسلط کرنے کی کوشش کی ہے، یہ تو انتہائی تشویشناک بات ہے بلوچستان کے نمائندوں کے لیے۔ اِس اسمبلی کے لیے سوالیہ نشان ہے کہ آج ایک سابق ایم این اے فاٹا سے لکھ رہا ہے۔ اور وزیراعظم فوری immediate basis پر ڈائریکٹوز ایشو کرتا ہے اور اُس پر implement ہوتی ہے۔ پنجاب اور باقی صوبوں کے چیف سیکرٹریز جو بیٹھے ہیں وہ اپنی بیوروکریسیز کو مضبوط کر رہے ہیں لیکن افسوس کے ساتھ بلوچستان کے مقامی آفیسران اور بیوروکریسی کو روز بروز کمزور کیا جا رہا ہے۔ اِس بات کی interpretation ہم صحیح کریں کہ بدامنی، امن و امان کو سنبھالنے کے لیے لیویز اور پولیس ہیں لیکن insurgency کے لیے Counter Terrorism Department ہے فورس ہے اُس سے کوئی سوال نہیں کرتا کہ آپ نے insurgence کے خلاف کتنی کاروائیاں کی ہیں؟ اربوں کھربوں روپے کے حساب سے اُس کو فنڈ ملتا ہے۔ لیکن اے اور بی ایریا میں ہم پھنسے ہوئے ہیں ہم یہ دو مسائل کو غلط interpret کر رہے ہیں جو کہ قابل افسوس ہے۔ میں شدید احتجاج کرتا ہوں کہ ایک سابق فاٹا کے ایم این اے کے کہنے پر بلوچستان کے عوامی نمائندے کی رائے کو پیروں تلے روندھا جا رہا ہے اِس پر اپوزیشن جماعتیں بلکہ میں تمام سیاسی جماعتوں سے کہتا ہوں کہ اگر بلوچستان کے اختیارات فاٹا اور KPK کے ہاتھوں میں تو ہمیں اِس اسمبلی میں بیٹھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

میڈم قائم مقام اسپیکر: بالکل جی on the record آپ کا لیٹر رکھا ہوا ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میڈم اسپیکر! میں بھی اس پر بات چاہتا ہوں؟

میڈم قائم مقام اسپیکر: جی۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ظاہر ہے پہلے بھی بلوچستان کے فیصلے ہم بار بار کہہ رہے ہیں کہ کون کرتا ہے؟ ہم جو پارلیمنٹ میں 65 لوگ بیٹھے ہیں ہمیں کچھ پتہ نہیں ہے کہ بلوچستان کے فیصلے کون کرتا ہے۔ یہ ہمیں بات ماننی پڑے گی، اقرار کرنا پڑے گا پورے بلوچستان کے لوگوں کو، ابھی تو یہ ہے کہ KP کے ایک سابق ایم این اے یہاں ہماری 3،3 سو قراردادیں ہوتی ہیں ہمارے وزیراعظم صاحب ایکشن نہیں لیتے چیف سیکرٹری صاحب سنجیدہ نہیں ہوتے لیکن وہاں کا ایک سابق ایم این اے کے لیٹر پر فوراً عملدرآمد شروع ہو جاتا ہے یہ تو ہماری توہین ہے میں ہم احتجاج کرتے ہیں اور حکومت والے بھی اس صوبے کے فرزند ہیں بلوچستان کے بچے ہیں یہاں کے لوگ ہیں۔ تو ہمارے فیصلے بلوچستان کے تقدیر کے فیصلے KP والے کریں؟ اُن کے فیصلے یہاں مسلط ہوں ہماری کوئی حیثیت نہیں ہے پارلیمنٹ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ تو اِس لیے ہمیں پورے ایوان کو اس پر احتجاج کرنا چاہیے۔ وزیراعظم ہاؤس سے، اسلام آباد سے احتجاج کرنا چاہیے۔

میر زابد علی ریکی: میڈم اسپیکر! ہمارے دوستوں نے باقاعدہ اپوزیشن لیڈر رحمت صالح صاحب نے، مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب نے کھل کے بات کی ہے۔ میڈم! یہ جو فیصلے جب ہوتے ہیں اسلام آباد سے، اِسی وجہ سے ہم بار بار اسمبلی میں کہتے ہیں خدارا بلوچستان کے اختیارات، بلوچستان کی اسمبلی کے پاس ہوں۔ یہاں الحمدللہ ساری پارٹیاں بیٹھی ہوئی ہیں وہ اپنے فیصلے کریں۔ یہ اسمبلی کیوں بنی ہے اسی وجہ سے بنی ہے کہ یہاں بحث ومباحثہ ہوں۔ یہاں قرارداد ہے، بل ہے جو بھی ہے بلوچستان کا حق ہے ہم اِس میں فیصلہ کریں گے۔ اِس میں ایک ایم این اے وہاں پر بیٹھ کے، ابھی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے پرائم منسٹر شہباز شریف بلوچستان کے ساتھ بلوچستان کے عوام کے ساتھ اس طرح کا رویہ اختیار کر کے، شہباز شریف! آپ نے ہمیں کیا دیا ہے؟ آپ نے کیا دیا پہلے بھی آپ نے میرے خیال سے نصیر آباد میں آپ نے flood کے دوران بڑے بڑے اعلانات ہو گئے۔ میرے خیال سے وہ اعلانات تو تھے واپس چلے گئے۔ ابھی اِسی وجہ سے میڈم ہم تمام اپوزیشن کی پارٹیز واک آؤٹ کریں گی اور ہم آج کے اجلاس میں نہیں آئیں گے۔ شکریہ جی۔

میڈم قائم مقام اسپیکر: میری request ہے اپوزیشن سے کہ kindly آپ لوگ واک آؤٹ نہ کریں، آپ لوگوں کے points on-record آ گئے ہیں۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): میڈم اسپیکر! پلیز اگر جواب سن کے جائیں۔ بالکل اُن کا حق ہے واک آؤٹ کا۔ میڈم اسپیکر اگر آپ kindly۔۔۔

میڈم قائم مقام اسپیکر: جی۔ kindly اگر ٹریژری بنچز سے۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: ایک سیکنڈ میڈم اُن کو تھوڑا سا پہنچنے دیں، یہ ہاؤس چلتا رہتا ہے۔ میڈم اسپیکر!

with your permission

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی.ok۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: دیکھیں دو allegations اُنہوں نے کی ہیں کہ ایک لیٹر چلا ہے مرکز کا، پرائم منسٹر کا اور اُس پر اُنہوں نے direction دی ہے کہ اے ایریا اور بی ایریا۔ اور دوسرا ہمارے مولانا صاحب نے کہا'' کہ جی یہ حکومت پتہ نہیں کس کے کہنے پر چل رہی ہے''۔ دیکھیں! الحمدللہ آپ اِس کرسی پر بیٹھی ہیں، آپ بھی منتخب ہو کر آئی ہیں، proper طریقے سے خواتین کے کوٹہ پر آئی ہیں اور الحمدللہ آج آپ چیئر کر رہی ہیں۔ یہ جمہوریت کی شان ہے، الحمدللہ ہم بھی منتخب ہو کے آئے ہیں اپنے اپنے علاقوں سے اور ہم اس ایوان کا حصہ ہیں۔ الحمدللہ ایک حکومت ہے جو بلوچستان میں مسلم لیگ، پیپلز پارٹی اور باقی دوستوں کے، BAP ہے، اِن کی ایک گلدستہ حکومت ہے۔ ہم اپنے فیصلے خود کر رہے ہیں۔ اِس حکومت کے پاس 73ء کے آئین کے تحت ہر فیصلہ کرنے کا چاروں صوبائی، اب تو پانچ گلگت بلتستان بھی ہے، ہر صوبے کو اپنے فیصلے اُس کی منتخب حکومت کو آئین اجازت دیتا ہے کہ وہ کرے۔ اب کون سا ایریا بی بنانا ہے، کون سا ایریا اے بنانا ہے، کون سے ایریا کو ختم کرنا ہے، کون سے ایریا کو شامل کرنا ہے۔ یہ ٹوٹل prerogative صوبائی حکومت کا ہے، نہ کہ اپوزیشن کا۔ یہ صوبائی حکومت الحمدللہ اپنے فیصلے خود کر رہی ہے۔ اِس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں کہ کہیں اسلام آباد سے یا افغانستان سے یا انڈیا سے یا ایران سے یا امریکہ سے اس کے فیصلے آتے ہیں۔ ہم اِس صوبے کے عوام کی، کیونکہ اُنہوں نے ہمیں اکثریت دی ہے، وہ بھی منتخب نمائندے ہیں، ہم اُن کو تسلیم کرتے ہیں لیکن ہمیں اکثریت دی، ہم نے حکومت بنائی۔ اور اِس صوبے کے عوام کی بھلائی کے لیے جو بہتر ہوگا وہ حکومت فیصلے کرے گی نہ کہ اپوزیشن۔ دوسری بات یہ لیٹر ہے میڈم اسپیکر! آپ بھی الحمدللہ ایک سیاستدان ہیں اور آپ نے بھی ایک زندگی کا حصہ اِسی سیاست میں گزارا ہے۔ یہ چٹھیاں مختلف طریقوں سے آتی ہیں، وزیر اعلیٰ کے پاس بھی آتی ہیں، ہمارے پاس بھی آتی ہیں، پرائم منسٹر کے پاس بھی جاتی ہیں پریزیڈنٹ کے پاس بھی، وہ اِس پر کچھ ریمارکس لکھ کے نیچے بھجوا دیتے ہیں۔ لیکن یہ جو تین ڈویژن، بی ایریا ختم کر کے اے ایریا کیا گیا ہے، ٹوٹل 100%، مَیں ذمہ داری سے کہتا ہوں اِس صوبائی حکومت کا حصہ ہوتے ہوئے کہ یہ صوبائی حکومت جو کہ میر سرفراز بگٹی کی قیادت میں، وزیر اعلیٰ کے طور پر یہ اُنکا ہولی سولی اپنا فیصلہ ہے اِس صوبے میں امن قائم کرنے کے لیے، اِس صوبے کی ایک بہترین گورننس چلانے کے لیے اور اِس کے باسیوں کے فلاح و بہبود کے لیے کیونکہ آپ دیکھ رہی ہیں کہ کیا ہو رہا ہے اِس صوبے میں، کس کی کارگردگی کیا ہے۔ تو یہ سب کے سامنے عیاں ہے۔ یہ ٹوٹل فیصلہ صوبائی حکومت کا ہے نہ کہ اپوزیشن کا۔ thank you very much

میڈم قائم مقام اسپیکر: جی ایجنڈا ٹوٹل اپوزیشن کا ہے۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائدایوان): میڈم! ایجنڈا کے تحت چلیں۔ باقاعدہ ایجنڈا اپوزیشن کا ہے، پھر تو بس آگے چلیں کیوں time waste کرتی ہیں۔

میڈم قائم مقام اسپیکر: اگر آپ۔

جناب قائد ایوان: میڈم اگر .They are not interested وہ کہہ کے گئے ہیں کہ ہم پورے اُسمیں نہیں بیٹھیں گے تو it's okay fine یہ جون کے مہینے میں اکثر ایسا ہوتا ہے کوئی نئی بات نہیں ہے، We will not blackmailed at any cost.

میڈم قائم مقام اسپیکر: اگر continue کرنا ہے تو میں رکھتی ہوں اور اگر ختم کر کے اس کو next اُس کے لیے لے آئیں؟

جناب قائد ایوان: ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ فاضل ممبر موجود نہیں ہے تو اُس کا ایجنڈا drop ہو جاتا ہے۔ drop کریں آگے چلائیں کسی کا ایجنڈا ہے تو ٹھیک ہے، نہیں تو ختم کریں گھر چلتے ہیں۔

میڈم قائم مقام اسپیکر: مَیں ایجنڈا کو continue رکھتی ہوں جو نہیں ہوگا تو پھر ہم آگے کی طرف لے جاتے ہیں، right جی۔ جی برکت صاحب۔

حاجی برکت علی رند (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ماہی گیری وکوسٹل ڈویلپمنٹ): مولانا نے میرے خلاف یہاں بات کی تھی۔

میڈم قائم مقام اسپیکر: **(وقفہ سوالات)**

جی جناب رحمت صالح بلوچ صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 3 دریافت فرمائیں۔ جی محرک موجود نہیں ہیں۔ اِن کو پھر مَیں dispose off کر دیتی ہوں جی۔ جی next question بھی جناب رحمت صالح بلوچ صاحب کا ہے سوال نمبر 04 اِسے بھی dispose off کیا گیا ہے۔ next question تک، یہ third question بھی جناب رحمت صالح بلوچ سوال نمبر 5، dispose off جناب رحمت صالح بلوچ صاحب! کا سوال نمبر 145 یہ بھی dispose off۔ جی سید ظفر علی آغا صاحب اپنا سوال نمبر 220 دریافت فرمائیں، وہ بھی dispose off۔

میڈم قائم مقام اسپیکر: توجہ دلاؤ نوٹسز۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ صاحب! آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت کریں۔ موجود نہیں ہیں جی، dispose off۔ وزیر برائے محکمہ مال توجہ دلاؤ نوٹس کی بابت اپنی وضاحت فرمائیں۔ یہ ایک question جی dispose off ہو گیا۔ جناب زاہد علی ریکی صاحب! آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں،

dispose off.جی۔ جی اب رخصت کی درخواستیں۔

میڈم قائم مقام اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): میر محمد عاصم کرد گیلو صاحب نے آج سے تا اختتام اجلاس جبکہ سردار فیصل خان جمالی صاحب، حاجی نور محمد دمڑ صاحب اور محترمہ سلمٰی بی بی صاحبہ نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواستیں کی ہیں۔

میڈم قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

میڈم قائم مقام اسپیکر: رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

میڈم قائم مقام اسپیکر: غیر سرکاری قرار دادیں۔

جناب فضل قادر مندوخیل صاحب کی قرارداد نمبر 48 کو dispose off کیا جاتا ہے۔ جی جناب رحمت صالح بلوچ صاحب کی قرارداد نمبر 49۔ جی زرک صاحب آپ نے کچھ کہنا ہے؟ اچھا اچھا! ابھی ان کو kindly بتائیں۔ جو قرارداد ہے انہیں ہم dispose off کریں یا defer کرنا ہے؟ محرک نہیں ہے تو پھر انہیں ہم ڈیفر کر دیتے ہیں۔ ok.جی جیسے ہاؤس کی مرضی with the majority of the House. مطلب it should be disposed off? ۔ok.جی ۔قرارداد نمبر 48، .dispose off۔ رحمت صالح بلوچ صاحب! آپ اپنی قرارداد نمبر 49 پیش کریں، جی dispose off، مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ صاحب کی قرارداد نمبر 50، dispose off۔ جی برکت صاحب! ابھی آپ بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ماہی گیری و کوسٹل ڈویلپمنٹ: میڈم اسپیکر! مولانا صاحب نے دو دن پہلے میرے خلاف یہاں بات کی تھی کہ وہاں سمندر میں ٹرالرنگ ہو رہی ہے۔ حالانکہ سی ایم صاحب نے مجھے سختی سے منع کیا ہے ٹرالرنگ سے اور یہ غلط باتیں آ کے یہاں کہتا ہے ٹرالرنگ ہو رہی ہے۔ حالانکہ ٹرالرنگ نہیں ہو رہی ہے۔ پچھلے چار دن سے میں نے وہاں، ڈیلی وہاں پر گشت ہو رہی ہے اور آج صبح سے وہاں پسنی میں لڑائی ہو رہی ہے، پسنی کے درمیان تقریباً ایک ٹرالر میرا ڈوب گیا ہے، ایک اُن کا ناکارہ ہو گیا ہے، دو ابھی مَیں نے پکڑ کے ان پر کیس بنائے ہیں، یہ ثابت ہے۔ ابھی بھی لڑائی جاری ہے۔ کوشش کریں گے کہ مزید ٹرالرز بھی پکڑیں۔ اور مولانا صاحب آ کے یہاں جھوٹ جھوٹ بولتے ہیں جھوٹ بول کر اگر اپنی سیاست چمکانا چاہتے ہیں پھر گوادر میں جائیں وہاں سیاست کریں لوگوں کے سامنے یہاں اپنی سیاست نہیں چمکائیں انکی سیاست دفن ہو گئی مولانا صاحب کی ابھی سیاست ختم ہے ابھی وہ چاہ رہے ہیں کہ یہاں ٹرالنگ ہو رہی ہے پرانے تین لاکھ روپے جھوٹ بات کیوں بولتے ہو حقیقت سامنے لاؤ میں بیٹھنے کے لیے تیار ہوں آپ اپنا بندہ

دیں آپ اپنا اسٹاف دیں، مَیں اُسی کو ٹرانسفر کروں گا آپ جہاں بولیں اُدھر گشت کریں، پکڑیں مال، آپ اپنا نام دے دیں اپنے بندوں کا نام دیں اپنے انسپکٹر کا نام دیں اپنے AD کا نام دیں، مَیں کل ٹرانسفر کروں گا جا کے آپ کے بندے گشت کریں۔ وہاں میرے بندوں کے ساتھ آپ پکڑ کے کیس کریں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مگر غلط بات آپ یہاں کیوں کرتے ہیں۔ اسمبلی میں آتے ہیں بات کرتے ہیں اور کیا اپنے آپ کو چمکانے کے لیے تاکہ گوادر کے لوگ مجھے دیکھیں وہاں ٹی وی میں کہ مَیں نے آج اسمبلی میں یہ بات کی۔ ایسا نہیں ہے حقیقت حقیقت ہوتی ہے۔ آپ جتنے جھوٹ بولیں وہاں کے لوگوں کو پتہ ہے کہ آپ کی حیثیت کیا ہے۔ مہربانی میڈم اسپیکر۔

میڈم قائم مقام اسپیکر: thank you جی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میڈم اسپیکر!

میڈم قائم مقام اسپیکر: جی سردار صاحب۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میڈم اسپیکر! پچھلے اجلاس میں رحمت صالح بلوچ صاحب نے جیونی کے بارے میں کہ water shortage جیونی میں ہے۔ تو اُس کی مَیں نے رپورٹ لے لی۔ actually وہ ڈیم dry ہو چکا ہے۔ یہ مَیں نے فوٹو بھی لیا ہے، میں اس کو ہاؤس کا آپ کے توسط سے ہال کا حصہ بناؤں گا۔ اب ہمیں اللہ سے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ بارشیں بارانِ رحمت عطا فرمائے تا کہ یہ ڈیم لیکن ہم کوشش کر رہے ہیں ہم سی ایم صاحب کے بھی علم میں لے آئے ہیں کہ فوری طور پہ اس کا متبادل کوئی بھی سلسلہ کریں چونکہ اس کا پانی اِسی ڈیم سے آتا ہے تو ڈیم 100 پرسنٹ dry ہے اُس کی فوٹو بھی ہم نے لگایا ہے۔ دوسرا تھا ایک پیرکوہ میں، سوشل میڈیا پر چلا تھا وہ ابھی میں نے سی ایم سیکرٹریٹ کو بھی اس کی رپورٹ دے دی ہے۔ کوئی 12 گھنٹے کے لیے ہمارا ایک ٹیوب ویل خراب ہوا تھا۔ اُس کو ٹھیک کر دیا گیا۔ اُس کے بعد اُس میں بہت سارے اسٹیک ہولڈرز ہیں، او جی ڈی سی ایل ہے، پی پی ایل ہے۔ جو ٹینکرز کے ذریعے اور وہ ایک علیحدہ ایشو ہے ہم کسی کی بات نہیں کرتے۔ تو جہاں تک پی ایچ اِی ڈیپارٹمنٹ کا سوال ہے 100 پرسنٹ پیرکوہ کی واٹر سپلائی intact ہے۔ تو رحمت صالح بلوچ صاحب کو پھر آپ کے توسط سے یہ رپورٹ بھیج دیں کہ جی وہ ٹھیک ہے اُنہوں نے نشاندہی کی ہے ہمیں قبول ہے۔ لیکن ہم نے سی ایم صاحب کے علم میں لے آئے ہیں۔ تو انشاءاللہ یہ ہمارا صوبہ ہے اس کے عوام ہمارا دل ہیں، ہماری جان ہیں انشاءاللہ اس صوبائی حکومت سے جتنی بھی خدمت ہو سکے ہم ضرور کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ میری گیلری میں بلکہ اس آفیشل گیلری میں شکیل آغا، کلمتی صاحب اور مری صاحبہ ہیں اِن سب کو مَیں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی طرف سے اور اپنی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں۔

Thank you very much

میڈم قائم مقام اسپیکر: شکریہ جی۔ جی زرک صاحب۔

جناب زرک خان مندوخیل: شکریہ میڈم۔ میڈم! جیسے ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے کہا کہ پرائم منسٹر کو کسی ایکس ایم این اے نے ایک لیٹر لکھا ہے اور پرائم منسٹر نے اُس پر لکھ دیا ہے for consideration میڈم! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ ایم این اے پاکستانی نہیں ہے؟ یا فاٹا پاکستان میں نہیں آتا؟ یا وہ بلوچستان کے لیے کوئی مشورہ نہیں دے سکتا؟ ہم پنجاب کے لیے مشورہ دیتے ہیں سندھ کے لیے دیتے ہیں۔ تو وہ بندہ جو ایکس ایم این اے ہے ہمارے لیے بہت قابل احترام ہے، وہ کیا بلوچستان کے good faith میں کوئی مشورہ نہیں دے سکتا؟ اور اُس کو کیا ہم negative propagate کریں؟ میڈم خدارا! ہم اپنے لوگوں کو اپنے عوام کو کیا میسج دینا چاہتے ہیں۔ پھر اُس کے بعد میڈم! کہتے ہیں ہمارے مولانا صاحب کہ یہ گورنمنٹ وفاق سے چل رہی ہے۔ بالکل یہ گورنمنٹ وفاق کے مشورے سے، ہم وفاق سے مشورہ بھی لیتے ہیں اس سے اکثر تعاون بھی لیتے ہیں۔ جدھر ہم پھنس جاتے ہیں پھر وہی وفاق ہے جو ہماری help کرتا ہے کوئی ہمارے اوپر خدائی آفت آجاتی ہے وہی وفاق ہوتا ہے کہ ہمارے لیے کوئٹہ سے کراچی تک روڈ بنا رہا ہے۔ پورے پاکستان پر اُس نے بوجھ ڈالا ہوا ہے fuel کے حوالے سے وہ کم نہیں کر رہا کیونکہ انہوں نے یہ روڈ بنانا ہے۔ میڈم! کیا ہم negative picture دینا چاہتے ہیں بلوچستان اسمبلی کا باہر کے لوگوں کو، ہم اِتنے منفی ہو گئے ہیں۔ یہ گورنمنٹ اس کی کیبنٹ ہے۔ اس کے ممبرز ہیں۔ اِس کی پارلیمنٹ ہے۔ ابھی بجٹ ہم بنا رہے ہیں۔ بجٹ کیا پرائم منسٹر اسلام آباد سے ہمیں directions دے رہے ہیں؟ اِدھری بن رہا ہے، سی ایم صاحب نے ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے اُس کمیٹی میں ہر پارٹی کے بندے ہیں اور ہماری مسلم لیگ (ن) کی بھی ہے، پیپلز پارٹی کی بھی ہے، اے این پی کی بھی ہے، BAP کی بھی ہے، ہمارے صلاح مشورے سے یہ بجٹ بن رہا ہے۔ بس سی ایم صاحب والی بات ہے کہ جون کا مہینہ ہے، آپ کو پتہ ہے گرمی زیادہ ہوتی ہے تو اِس وجہ سے یہ blame game لوگ کرتے ہیں۔

Thank you Madam Speaker.

میڈم قائم مقام اسپیکر: جی بادینی صاحب۔

انجینئر عبدالمجید بادینی (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میڈم اسپیکر صاحبہ! میں آج اپنے بھائی وزیر اعلیٰ بلوچستان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ 2024ء میں جعفر آباد کو آفت زدہ قرار دیا گیا تھا۔ وہاں ابھی تک ہمارے لوگوں کو اس کے بدلے میں کوئی benefit نہیں ملی ہے۔ میں بھائی سے گزارش کرنا چاہتا ہوں جو زرعی قرضے زمینداروں پر وہ معاف کیے جائیں بجلی اور گیس کے بل بھی لوگوں پر معاف کیے جائیں کیونکہ ہمارے لوگ میڈم اسپیکر صاحبہ! آپ خود بھی ایک زمیندار ہیں۔ میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہاں ہماری جتنی بھی فصلیں ہیں

گندم کی فصل میں نقصان، چاول کی فصل میں نقصان، گندم کو کوئی خریدنے والا نہیں ہے، 18 سو روپے پر۔ مَیں بھی ایک چھوٹا زمیندار رہوں۔ جب تک تین ہزار دو سو روپے تک گندم نہیں جائیگی اپنے خرچے نہیں نکال پاتے۔ تو اسی لئے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ مَیں اپنے بھائی وزیراعلیٰ صاحب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ نصیر آباد کی زمینداروں کو یہ جو ایک اعلان ہوا تھا کسان کارڈ جلدی سے جلدی دا جائے تا کہ ہم شالی کے بیج خرید سکیں، جزاک اللہ۔

میڈم قائم مقام اسپیکر: thank you. جی۔ جی حاجی صاحب۔

حاجی علی مدد جتک: میڈم اسپیکر! آپ کو یاد ہے کہ پچھلے ہفتے اسمبلی اجلاس کے دوران مَیں نے یہاں ایک گزارش کی کہ ہمارا حلقہ سریاب میں بالکل بجلی نہ ہونے کے برابر ہے۔ گیس تو بالکل نہیں ہے، بجلی بھی چھ گھنٹے آدھا گھنٹہ آتی ہے آدھا گھنٹہ جاتی ہے۔ اور سریاب کے جو عوام کوئٹہ شہر میں رہتے ہیں تین دفعہ مَیں نے اسمبلی فلور پر میڈم اسپیکر! کہا کہ چیف کیسکو کو یہاں بلا کے، لوگوں سے ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ روپے پچاس پچاس ہزار روپے بل لیتے ہیں مگر بجلی دیتے نہیں۔ صُبح لوگ سریاب کے آجاتے ہیں ہمارے پاس۔ اور ہمارا نہری نظام ہے نہیں، بجلی ہوگی تو ٹینکیوں میں پانی جائے گا۔

میڈم قائم مقام اسپیکر: اگر آپ Monday کو کہتے ہیں تو ہم اُنہیں دس یا گیارہ بجے صبح بلا والیں گے۔

حاجی علی مدد جتک: ٹھیک ہے بلالیں۔ دوسرا میڈم اسپیکر!

میڈم قائم مقام اسپیکر: Monday کو گیارہ بجے کیسکو کو پابند کیا جا رہا ہے کہ وہ آجائیں۔

حاجی علی مدد جتک: ٹھیک ہے۔ میڈم اسپیکر! بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے جتنے بھی دوست ہم یہاں منتخب ہو کے آئے ہیں اور ہمارے دوست چھوٹی سی چیز کو، تیلی کو کھمبا بنا کے بلوچستان کے لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو پیش کرنا کہ بلوچستان کے ساتھ یہ ظلم ہو رہا ہے، مَیں بولتا ہوں یہ واحد حکومت ہے جو اپنا فیصلہ خود کرتی ہے۔ یہ واحد CM ہے۔ تاریخ میں دیکھیں کوئٹہ کو سب سے زیادہ اِسی سی ایم صاحب نے ٹائم دیا ہے پہلے والے تو چلے جاتے تھے مہینہ مہینہ نہیں آتے تھے، وہ دو دن بیمار تھے لیکن آج بیماری کے باوجود چار میٹنگیں کئے ہیں۔ مگر چھوٹی چیزوں کو اٹھا کے یہاں الزام تراشی کرتے ہیں پھر بیٹھیں جواب سُنیں ہمارا۔ جس طرح اُس دن مولانا صاحب نے، حاجی برکت پر وہ کیا۔ اِس طرح نہیں چلے گا۔ ہمارا کورم بھی پورا ہے حکومتی بینچز سارے اور انشاء اللہ وتعالیٰ بجٹ کو بھی ہم اِس طرح پاس کریں گے اِن کی غیر موجودگی میں۔ والسلام۔

میڈم قائم مقام اسپیکر: جی Any questions؟۔ جی صمد گورگیج صاحب۔

جناب عبدالصمد خان گورگیج (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی): thank you میڈم اسپیکر! Kindly آپ اگر رولنگ دیں گے تو میڈم! یہ پورے جو کوئٹہ کے نو ایم پی ایز ہیں اِن سب کو بلائیں

Kindly پورے کوئٹہ میں یہ ایشو چل رہا ہے۔ صرف میرا حلقہ نہیں ہے میر علی مدد کا نہیں، میر عبید جان کے حلقے میں بھی، یہ سب حلقے میں یہ ایشوز چل رہے ہیں Kindly ان سب ایم پی ایز کو اگر میسیج دیں کہ Monday کو آجائیں تو ہم بھی اپنا جو ہمارے حلقے کے تحفظات ہیں وہ بھی پیش کریں گے۔ thank you

میڈم قائم مقام اسپیکر: جی بالکل۔ سیکرٹری صاحب اُن کے نوٹس میں لے آئے ہیں، تمام ایم پی ایز حضرات کو وہ انفارم کیا جائے گا کہ Monday کو صُبح گیارہ بجے وہ آجائیں اور کیسکو کو بھی پابند کیا جائے گا کہ وہ آجائیں۔ thank you. جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: thank you. جی۔

میڈم قائم مقام اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز ہفتہ مورخہ 31 مئی 2025ء بوقت صُبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 4 بجکر 50 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆